

Allama Iqbal Open University AIOU ATTC

Solved Assignment No 1 Autumn 2025

Code 102 TRAINING OF TEACHERS-II

سوال نمبر 1: تعلیم بالغان کے غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں خواندگی کی مہارتیوں کو سکھانے کا طریقہ کار واضح کریں۔

تمہید

تعلیم بالغان (*Adult Education*) ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد ان افراد کو تعلیم دینا ہے جو کسی وجہ سے بچپن میں رسمی تعلیم حاصل نہیں کر سکے۔ غیر رسمی تعلیمی پروگراموں کے ذریعے ان بالغ افراد کو بنیادی خواندگی یعنی پڑھنے، لکھنے اور گنتی کرنے کی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں خود کفیل بن سکیں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں خواندگی کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے، اس لیے حکومت اور نجی ادارے غیر رسمی تعلیمی پروگراموں کے ذریعے بالغوں کو تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان پروگراموں میں تدریسی طریقہ کار بچوں کے مقابلے میں

مختلف ہوتا ہے کیونکہ بالغ افراد کے سیکھنے کا انداز، ذہنی پختگی اور تجربہ ان کی تعلیم میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔

1. خواندگی کی بنیادی مہارتون کا تعارف

خواندگی کی مہارتون (Literacy Skills) سے مراد وہ بنیادی صلاحیتیں ہیں جن کی مدد سے کوئی فرد معاشرتی، معاشی اور ذاتی زندگی میں مؤثر انداز میں کام کر سکتا ہے۔ ان میں بنیادی طور پر تین مہارتیں شامل ہیں:

1. پڑھنے کی مہارت (Reading Skill)

2. لکھنے کی مہارت (Writing Skill)

3. گنتی یا حساب کی مہارت (Numeracy Skill)

یہ مہارتیں نہ صرف تعلیمی کامیابی بلکہ روزمرہ زندگی کے کاموں مثلاً بینک کے لین دین، دوائی کے لیبل پڑھنے، یا فارم بہرنے کے لیے بھی ضروری ہیں۔

2. غیر رسمی تعلیم کا مقصد

غیر رسمی تعلیم کا مقصد صرف الفاظ یاد کرانا نہیں بلکہ عملی زندگی میں ان کا استعمال سکھانا ہے۔ ان پروگراموں میں نصاب کو سیکھنے والے کے تجربات، ماحول اور ضروریات کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

بالغوں کے لیے تعلیم کو دلچسپ اور عملی بنانا لازمی ہے کیونکہ وہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اس لیے ان پروگراموں کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے، لکھنے اور حساب کرنے کی مہارتیں کو اس طرح سکھایا جائے کہ سیکھنے والا فوراً اپنی زندگی میں ان کا استعمال کر سکے۔

3. بالغ تعلیم میں تدریسی اصول

غیر رسمی بالغ تعلیمی پروگراموں میں تدریسی طریقہ کار چند اہم اصولوں پر مبنی ہوتا ہے:

- بالغ طالب علم کا تجربہ سیکھنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔
- تعلیم کو عملی زندگی سے جوڑا جاتا ہے۔

- سیکھنے والا تدریسی عمل میں فعال طور پر شریک ہوتا ہے۔
 - استاد کا کردار رہنمای اور مددگار کا ہوتا ہے۔
 - سیکھنے کی رفتار ہر طالب علم کی صلاحیت کے مطابق رکھی جاتی ہے۔
-

4. پڑھنے کی مہارت سکھانے کا طریقہ کار

پڑھنے کی مہارت سکھانے کے لیے مختلف مراحل طے کیے جاتے ہیں تاکہ بالغ فرد بتدرجی حروف سے الفاظ اور پھر جملوں تک پہنچ سکے۔

(الف) آوازوں کی پہچان (Phonetic Awareness)

ابتدا میں حروف کی آوازیں سکھائی جاتی ہیں، جیسے "ا" کی آواز "آ"، "ب" کی آواز "بے" وغیرہ۔ بالغ طلبہ کو تصویری کارڈز، روزمرہ اشیاء کے نام، یا کہانیوں کے ذریعے یہ آوازیں یاد کروائی جاتی ہیں۔

(ب) حروف کو جوڑنے کی مشق

حروف کی آوازیں یاد کرنے کے بعد، انہیں جوڑ کر الفاظ بنانے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر "ب" + "ا" = "با" ، "با" + "ل" = "بال"۔

اساتذہ ان الفاظ کو روزمرہ استعمال میں لاتے ہیں تاکہ سیکھنے والا ان کو آسانی سے پہچان سکے۔

(ج) جملے اور عبارت کی سمجھی

بالغ طلبہ کو مختصر اور آسان جملے پڑھنے کی مشق کروائی جاتی ہے، مثلاً "میں پانی پیتا ہوں" ، "یہ میرا گھر ہے" وغیرہ۔ آہستہ آہستہ جملوں کی ساخت مشکل کی جاتی ہے تاکہ سیکھنے والا عبارت سمجھنے کی صلاحیت حاصل کر سکے۔

(د) عملی مطالعہ

اخبارات، لیبلز، بورڈز، اور ہدایت ناموں کا مطالعہ کروایا جاتا ہے تاکہ سیکھنے والا عملی زندگی میں پڑھنے کی مہارت استعمال کر سکے۔

5. لکھنے کی مہارت سکھانے کا طریقہ کار

بالغ تعلیم میں لکھنے کی مہارت سکھانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سیکھنے والا اپنی روزمرہ زندگی میں ضروری باتیں خود لکھ سکے، جیسے فارم بھرنا، نام لکھنا، یا دستخط کرنا۔

(الف) حروف کی بناؤٹ

ابتدا میں حروف کی اشکال بنوانے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ سادہ سے پیچیدہ حروف تک بدرجیج لے جایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر پہلے "ا"، "ب"، "پ" وغیرہ۔

(ب) الفاظ لکھنے کی مشق

جب سیکھنے والا حروف لکھنے میں ماہر ہو جاتا ہے تو اسے سادہ الفاظ لکھنے کی مشق کروائی جاتی ہے، جیسے "کتاب"، "گھر"، "پانی" وغیرہ۔

(ج) جملے لکھنے کی تربیت

الفاظ کے بعد چھوٹے جملے لکھنے کی مشق دی جاتی ہے۔ سیکھنے والا اپنے بارے میں مختصر تحریریں لکھتا ہے، مثلاً "میرا نام احمد ہے"، "میں مزدور ہوں" وغیرہ۔

(د) عملی تحریر

بالغ طلبہ کو فارم بھرنے، رسید لکھنے یا درخواست دینے جیسے حقیقی کاموں کی مشق کروائی جاتی ہے۔ اس سے انہیں لکھنے کی عملی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔

6. گنتی یا حساب کی مہارت سکھانے کا طریقہ کار

بالغ افراد کو حساب سکھانے کا مقصد صرف اعداد یاد کروانا نہیں بلکہ روزمرہ مالی اور تجارتی لین دین میں ان کا استعمال سکھانا ہے۔

(الف) اعداد کی پہچان

ابتدا میں 1 سے 10 تک کے اعداد سکھائے جاتے ہیں، پھر 100 اور 1000 تک بڑھایا جاتا ہے۔ اعداد کی شناخت کے لیے تصویری کارڈ، اشیاء یا نمونوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) جمع اور تفریق کی مشق

چھوٹے نمبروں کے ساتھ جمع اور تفریق سکھائی جاتی ہے۔ مثلاً دو سیبوں میں ایک سیب شامل کریں، تو تین سیب ہو جائیں گے۔

(ج) ضرب اور تقسیم کی تربیت

عملی مثالوں کے ذریعے ضرب اور تقسیم سکھائی جاتی ہے جیسے "اگر ایک درجن انڈے 180 روپے کے ہیں تو ایک انڈے کی قیمت کیا ہو گی؟"

(د) عملی حساب

بازار کے حساب، اجرت، بل، یا کرایہ نکالنے کی مشق کروائی جاتی ہے تاکہ سیکھنے والا اپنی مالی زندگی میں خود کفیل ہو سکے۔

غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں تدریسی طریقے رسمی اسکولوں سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ یہاں طلبہ بالغ ہوتے ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

(الف) مکالمہ اور تبادلہ خیال

بالغ افراد تجربہ کار ہوتے ہیں، اس لیے ان سے سوال و جواب اور بحث کے ذریعے سیکھنے کا عمل مؤثر ہوتا ہے۔

(ب) تصویری اور آڈیو ویژوں مواد کا استعمال

ریڈیو، تصویری کارڈ، چارٹ، اور ویڈیوز کے ذریعے تعلیم زیادہ مؤثر بنائی جاتی ہے۔

(ج) گروبی سیکھنا (*Group Learning*)

طلبہ کو گروپوں میں بانٹ کر سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ تعاوون اور باہمی سیکھنے کی فضا پیدا ہو۔

(د) عملی مظاہرے (*Demonstrations*)

تعلیم کو عملی زندگی سے جوڑنے کے لیے اساتذہ مظاہروں کا استعمال کرتے ہیں جیسے دستخط کرنا، فارم بھرنا یا اشیاء کی قیمت نکالنا۔

غیر رسمی تعلیم میں خواندگی کے تین اہم مراحل ہوتے ہیں:

(الف) ابتدائی خواندگی (*Initial Literacy*)

اس مرحلے میں سیکھنے والا حروف اور اعداد کی شناخت حاصل کرتا ہے۔

(ب) فعال خواندگی (*Functional Literacy*)

اس مرحلے میں پڑھنے، لکھنے اور حساب کرنے کی مہارتیں روزمرہ زندگی کے کاموں میں استعمال کی جاتی ہیں۔

(ج) مستقل خواندگی (*Sustainable Literacy*)

یہ مرحلہ تب حاصل ہوتا ہے جب سیکھنے والا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہے اور اپنی سیکھنے کی عادت کو برقرار رکھتا ہے۔

9. بالغ تعلیم میں اساتذہ کا کردار

اساتذہ کا کردار غیر رسمی تعلیم میں سب سے اہم ہوتا ہے۔ وہ صرف معلومات فراہم کرنے والا نہیں بلکہ رہنمائی، حوصلہ افزائی اور مدد کا ذریعہ ہوتا ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ بالغ طلبہ کے تجربات کا احترام کرے، ان کی حوصلہ شکنی نہ کرے، اور سادہ الفاظ میں سبق کو واضح کرے۔

10. غیر رسمی تعلیمی مراکز کی حکمتِ عملی

غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں درج ذیل اقدامات کیے جاتے ہیں:

- مقامی زبان میں تعلیم فرایم کی جاتی ہے۔
- تدریسی مواد سادہ، مختصر اور تصویری ہوتا ہے۔
- کلاس کے اوقات بالغ طلبہ کی مصروفیات کے مطابق رکھے جاتے ہیں۔
- تعلیم کے ساتھ فنی تربیت کو شامل کیا جاتا ہے تاکہ سیکھنے والا فوری فائدہ اٹھا سکے۔

11. پاکستان میں بالغ خواندگی پروگراموں کی مثالیں

پاکستان میں حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں کئی بالغ خواندگی پروگرام چلا رہی ہیں،

جیسے:

- نیشنل کمیشن فار ہیمن ڈویلپمنٹ (NCHD)
- لوکل ایجوکیشن سنٹرز
- NGO's کے خواندگی پروگرام (انجمن حمایتِ اسلام، ادبی فاؤنڈیشنز وغیرہ)

ان پروگراموں میں بالغ افراد کو 3 سے 6 ماہ کے اندر بنیادی خواندگی سکھائی جاتی ہے تاکہ وہ خود اپنی روزمرہ زندگی کے کام انجام دے سکیں۔

12. مشکلات اور حل

بالغ خواندگی کے پروگراموں میں چند مشکلات درپیش آتی ہیں جیسے:

- وقت کی کمی

- مالی مسائل

● خواتین کی سماجی پابندیاں

● تدریسی مواد کی کمی

ان مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے کہ:

● شام کے وقت کلاسز رکھی جائیں۔

● اساتذہ کی خصوصی تربیت کی جائے۔

● تعلیم کو روزگار سے جوڑا جائے۔

● خواتین کے لیے الگ مراکز بنائے جائیں۔

غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں خواندگی کی مہارتیں سکھانے کا مقصد صرف الفاظ اور اعداد یاد کروانا نہیں بلکہ سیکھنے والے کو عملی زندگی کے لیے با اختیار بنانا ہے۔ پڑھنے، لکھنے، اور گنتی کی بنیادی مہارتیں اگر صحیح طریقے سے سکھائی جائیں تو بالغ فرد اپنی زندگی میں ترقی، خود انحصاری، اور سماجی شعور پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا تعلیم بالغال کے پروگراموں میں سادہ، دلچسپ، اور عملی تدریسی طریقے استعمال کرنا ہی خواندگی کے فروغ کی کامیاب کنجی ہے۔

سوال نمبر 2: ان پڑھ لوگوں کے لیے زندگی کی مہارتیں سیکھنا کیوں زیادہ ضروری

ہے؟

تمہید

زندگی کی مہارتیں (Life Skills) وہ عملی اور ذہنی صلاحیتیں ہیں جن کی مدد سے انسان اپنی روزمرہ زندگی کے مسائل کو کامیابی کے ساتھ حل کر سکتا ہے۔ ان مہارتوں میں فیصلہ سازی، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، دوسروں سے تعلقات بہتر بنانا، وقت کا درست استعمال، صحت و صفائی کا خیال، اور مالی معاملات کا نظم شامل ہیں۔

ان پڑھ افراد چونکہ رسمی تعلیم سے محروم ہوتے ہیں، اس لیے ان کے لیے زندگی کی یہ عملی مہارتیں سیکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ سماجی، معاشی، اور ذاتی طور پر خود کفیل بن سکیں۔ ان مہارتوں کے ذریعے وہ اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو بہتر، محفوظ اور خوشحال بنा سکتے ہیں۔

1. ان پڑھ افراد کی معاشرتی صورتِ حال

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں ایک بڑی تعداد ایسے افراد پر مشتمل ہے جو تعلیم سے محروم ہیں۔ ان میں دیہی علاقوں کے مزدور، کسان، خواتین، اور نچلے طبقے کے

لوگ شامل ہیں۔

ان پڑھ ہونے کی وجہ سے یہ افراد اکثر صحت، صفائی، روزگار، قانونی معاملات، اور بچوں کی تربیت کے بارے میں لा�علم رہتے ہیں۔ اسی لा�علمی کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کے فیصلے صحیح طور پر نہیں کر पاتے۔

لہذا ایسے افراد کو زندگی کی مہارتیں سکھانا دراصل انہیں تعلیم، شعور اور خود انحصاری کی طرف لے جانے کا پہلا قدم ہے۔

2. زندگی کی مہارتیں کا مفہوم

زندگی کی مہارتیں دراصل وہ صلاحیتیں ہیں جو کسی شخص کو عملی زندگی کے مختلف چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق، زندگی کی مہارتیں میں درج ذیل صلاحیتیں شامل ہیں:

1. فیصلہ سازی (Decision Making)

2. مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت (Problem Solving)

3. تخلیقی سوچ (*Creative Thinking*)

4. تنقیدی سوچ (*Critical Thinking*)

5. مؤثر رابطہ (*Effective Communication*)

6. باہمی تعلقات کی مہارت (*Interpersonal Skills*)

7. خود آگاہی (*Self-Awareness*)

8. بمدردی (*Empathy*)

9. دباؤ سے نمٹنے کی صلاحیت (*Coping with Stress*)

10. جذباتی توازن (*Emotional Management*)

ان مہارتون کا مقصد فرد کو عملی، معاشرتی اور اخلاقی طور پر مضبوط بنانا ہے تاکہ وہ زندگی کے مسائل کا بہتر حل تلاش کر سکے۔

3. ان پڑھ افراد کے لیے زندگی کی مہارتون کی ضرورت تعلیم یافته افراد کتابوں سے علم حاصل کر کے سیکھتے ہیں، لیکن ان پڑھ افراد کے پاس یہ ذریعہ نہیں ہوتا۔ اس لیے انہیں عملی اور تجرباتی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کی روزمرہ زندگی سے مطابقت رکھتی ہو۔

ذیل میں ان پڑھ لوگوں کے لیے زندگی کی مہارتون کی اہم وجوہات بیان کی گئی ہیں:

(الف) خود انحصاری کا حصول

ان پڑھ افراد عموماً دوسروں پر انحصار کرتے ہیں، جیسے کسی فارم کو بھرنے یا بینک کا کام کروانے کے لیے کسی پڑھے لکھے شخص کی مدد لینا۔ اگر انہیں زندگی کی بنیادی مہارتیں سکھا دی جائیں تو وہ اپنے کام خود کر سکتے ہیں، جس سے ان کا اعتماد بڑھتا ہے اور وہ خود مختار ہو جاتے ہیں۔

(ب) صحت مند طرزِ زندگی

صفائی، خوراک، بیماریوں سے بچاؤ، اور ماحولیاتی صحت کے بارے میں آگاہی زندگی کی اہم مہارتون میں شامل ہے۔

ان پڑھ افراد میں اکثر صحت کے مسائل لालمی کی وجہ سے ہوتے ہیں، مثلاً صاف پانی نہ پینا، حفاظتی ٹیکے نہ لگوانا، یا غلط علاج کروانا۔

مہارتون کے ذریعے وہ بہتر صحت مند عادات اپناتے ہیں۔

(ج) روزگار اور معیشت میں بہتری

زندگی کی مہارتون جیسے حساب کتاب، کام کی منصوبہ بندی، اور پیسے کا نظم سکھانے سے ان پڑھ افراد چھوٹے کاروبار یا ملازمت میں بہتر کارکردگی دکھا سکتے ہیں۔

مثلاً ایک ان پڑھ کسان اگر فصل کی لاگت، پیداوار، اور منافع کا حساب سمجھ لے تو وہ نقصان سے بچ سکتا ہے۔

(د) سماجی تعلقات میں بہتری

مؤثر رابطہ، گفتگو کا سلیقہ، اور دوسروں کے ساتھ تعاون زندگی کی اہم مہارتیں ہیں۔

ان پڑھ افراد جب ان مہارتون کو سیکھ لیتے ہیں تو وہ اپنے خاندان، ہمسایوں اور کام کے ساتھیوں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔

(ه) بچوں کی تربیت میں مدد

ان پڑھ والدین اگر زندگی کی مہارتون سے واقف ہوں تو وہ اپنے بچوں کی تربیت بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔ وہ تعلیم کی اہمیت کو سمجھ کر بچوں کو اسکول بھیجنے ہیں اور ان کی اخلاقی تربیت پر توجہ دیتے ہیں۔

(و) سماجی شعور اور ذمہ داری

ان پڑھ افراد میں اکثر سماجی قوانین اور شہری ذمہ داریوں کا شعور کم ہوتا ہے۔
اگر انہیں زندگی کی مہارتیں جیسے قانون کی پاسداری، صفائی، اور برادری میں تعاون سکھایا جائے تو وہ بہتر شہری بن سکتے ہیں۔

4. زندگی کی مہارتیں سکھانے کے طریقے

غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں ان پڑھ افراد کو زندگی کی مہارتیں سکھانے کے لیے مختلف عملی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں:

(الف) مکالماتی تدریس (*Discussion Method*)

اساتذہ گفتگو اور سوال و جواب کے ذریعے ان کے تجربات سے سیکھنے کا موقع دیتے ہیں۔

(ب) عملی سرگرمیاں (*Learning by Doing*)

طلبه کو روزمرہ کاموں کی مشق کروائی جاتی ہے، جیسے بینک فارم بھرنا، خریداری، یا صحت کے اصول اپنانا۔

(ج) تصویری مواد کا استعمال

تصویری چارٹس، پوسٹرز، اور ویڈیوز کے ذریعے ان پڑھ افراد کو پیچیدہ تصورات آسانی سے سمجھائے جاتے ہیں۔

(د) کردار ادا کرنا (*Role Play*)

سماجی اور اخلاقی سبق سکھانے کے لیے کردار نگاری (ڈرامہ یا مکالمہ) کروایا جاتا ہے، مثلاً "صف پانی پینے کی اہمیت" یا "گابک سے اچھا برتاو"۔

5. زندگی کی اہم عملی مہارتیں جو ان پڑھ افراد کے لیے ضروری ہیں

(الف) صحت و صفائی کی مہارت

صفائی رکھنا، بیماریوں سے بچاؤ، بچوں کی صحت کا خیال رکھنا، صاف پانی استعمال کرنا، اور خوراک میں توازن رکھنا۔

(ب) مالیاتی مہارت

پیسہ بچانے، بجٹ بنانے، قرض سے بچنے، اور کم آمدنی میں بہتر گزارا کرنے کی تربیت دینا۔

(ج) سماجی تعلقات

دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی، بات چیت کا سلیقہ، ہمدردی، اور تعاون کا رویہ اپنانا۔

(د) گھریلو اور پیشہ ورانہ مہارتیں

روزگار سے متعلق عملی مہارتیں جیسے سلائی، دستکاری، زراعت، یا چھوٹے کاروبار چلانے کی تربیت دینا۔

(ہ) فیصلہ سازی اور مسئلہ حل کرنا

مشکل حالات میں درست فیصلہ لینا، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنا، اور جذبات پر قابو رکھنا۔

6. عالمی اداروں کا کردار

اقوامِ متحده (UNESCO) اور عالمی ادارہ صحت (WHO) نے ان پڑھ افراد کے لیے زندگی کی مہارتیں کی تربیت کو ترقی کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

پاکستان میں بھی نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈیولپمنٹ (NCHD) اور وزارت تعلیم کے تحت ایسے پروگرام چلائے جا رہے ہیں جن میں بالغ مردوں اور عورتوں کو خواندگی کے ساتھ ساتھ عملی زندگی کی تربیت دی جاتی ہے۔

7. خواتین کے لیے زندگی کی مہارتیں کی خصوصی ابمیت

دیہی علاقوں کی ان پڑھ خواتین کو زندگی کی مہارتیں سکھانا خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ وہ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

اگر انہیں صحت، صفائی، خوراک، بچوں کی تعلیم، اور گھریلو معيشت کی مہارتیں آجائیں تو وہ پورے خاندان کی زندگی کو بہتر بنा سکتی ہیں۔

8. نتائج اور اثرات

جب ان پڑھ لوگ زندگی کی مہارتیں سیکھ لیتے ہیں تو معاشرہ کئی حوالوں سے ترقی کرتا ہے۔

- غربت کم ہوتی ہے۔
- صحت کے مسائل میں کمی آتی ہے۔
- سماجی شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔
- خواتین بالاختیار بنتی ہیں۔
- خواندگی کی سطح بہتر ہوتی ہے۔

9. مشکلات اور چیلنجز

ان پڑھ افراد کو زندگی کی مہارتیں سکھانے میں درج ذیل مشکلات سامنے آتی ہیں:

- وقت کی کمی یا گھریلو مصروفیات۔
 - تعلیمی مراکز کی کمی۔
 - خواتین کے لیے سماجی پابندیاں۔
 - تدریسی مواد کا فقدان۔
 - تربیت یافته اساتذہ کی کمی۔
- ان چیلنجز پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت، تعلیمی ادارے، اور سماجی تنظیمیں مشترکہ طور پر کام کریں۔
-

ان پڑھ لوگوں کے لیے زندگی کی مہارتیں سیکھنا نہ صرف ضروری بلکہ معاشرتی ترقی کی بنیاد ہے۔

یہ مہارتیں ان کے اندر خود اعتمادی، شعور، اور بہتر فیصلے کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔

جب ایک فرد بہتر زندگی گزارنے کے طریقے سیکھتا ہے تو پورا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

لہذا حکومت، تعلیمی اداروں، اور عوامی تنظیموں کو چاہیے کہ ان پڑھ افراد کے لیے زندگی کی مہارتیں کے عملی پروگرام زیادہ سے زیادہ فروغ دیں تاکہ ایک باشعور، صحت مند اور خود کفیل معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

سوال نمبر 3: زندگی کی مہارتیں کی نوعیت کی وضاحت کریں

تعارف

زندگی کی مہارتیں (Life Skills) وہ عملی صلاحیتیں ہیں جن کی مدد سے انسان روزمرہ زندگی کے چیلنجوں کا سامنا مؤثر طریقے سے کر سکتا ہے۔ یہ مہارتیں نہ صرف ذاتی بلکہ سماجی، پیشہ ورانہ اور معاشرتی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ تعلیم بالغان یا غیر رسمی تعلیم میں ان مہارتیں کی تربیت اس لیے دی جاتی ہے تاکہ بالغ افراد خود مختار، باعتماد اور فیصلہ سازی میں مضبوط بن سکیں۔ زندگی کی مہارتیں کی نوعیت متعدد ہے، جو جسمانی، ذہنی، سماجی اور جذباتی پہلوؤں کو شامل کرتی ہے۔

ذہنی و ادراکی نوعیت کی زندگی کی مہارتیں زندگی کی چند مہارتیں انسان کی ذہنی و فکری صلاحیتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ مہارتیں فرد کو سوچنے، سمجھنے اور درست فیصلہ کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں:

1. مسئلہ حل کرنے کی مہارت (Problem Solving Skill):

یہ مہارت فرد کو روزمرہ زندگی کے مسائل کی پہچان، ان کے اسباب کا تجزیہ، اور مؤثر حل تلاش کرنے کے قابل بناتی ہے۔ بالغ تعلیم میں یہ مہارت خاص طور پر اہم ہے کیونکہ بالغ افراد کو گھریلو، معاشی، اور سماجی مسائل سے نمٹنا پڑتا

- ہے۔

2. فیصلہ سازی کی مہارت (Decision Making Skill)

اس مہارت کے ذریعے فرد مختلف متبادل راستوں میں سے بہترین انتخاب کرتا

ہے۔ یہ مہارت زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی کے لیے ناگزیر ہے، مثلاً کاروبار، ملازمت یا خاندانی فیصلے۔

3. تنقیدی سوچ (Critical Thinking)

اس کا مطلب ہے کسی مسئلے یا صورت حال پر گھرائی سے غور کرنا، مختلف

پہلوؤں کا جائزہ لینا اور جلد بازی میں نتیجہ اخذ نہ کرنا۔ یہ مہارت تعلیمی

پروگراموں میں شعور و آگاہی کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سماجی نوعیت کی زندگی کی مہارتیں

یہ مہارتیں فرد کی دوسروں کے ساتھ میل جوں، تعاون، اور سماجی ہم آہنگی سے تعلق

رکھتی ہیں۔ ان کی نوعیت درج ذیل ہے:

1. ابلاغ کی مہارت (Communication Skill)

یہ مہارت گفتگو، سننے اور سمجھنے کے مؤثر طریقے سکھاتی ہے۔ ایک شخص

جو اچھا سامع اور مؤثر مقرر ہے، وہ اپنی بات بہتر انداز میں دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔

2. بین الفردی تعلقات کی مہارت (*Interpersonal Relationship Skill*)

یہ مہارت فرد کو دوسروں کے ساتھ مثبت اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات قائم کرنے کے قابل بناتی ہے۔ بالغ افراد کے لیے یہ ضروری ہے کیونکہ وہ معاشرے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔

3. تعاون و اشتراک کی مہارت (*Team Work & Cooperation*)

یہ مہارت فرد کو گروہی کام میں شریک ہونے، دوسروں کے خیالات کا احترام کرنے، اور مشترکہ مقصد کے لیے مل کر کام کرنے کی تربیت دیتی ہے۔

ذنباتی نوعیت کی زندگی کی مہارتیں

یہ مہارتیں انسان کے احساسات، رویوں اور خود اعتمادی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے ذریعے انسان اپنے جذبات پر قابو پانا اور دوسروں کے احساسات کو سمجھنا سیکھتا ہے۔

1. خود آگاہی (*Self Awareness*)

یہ مہارت فرد کو اپنے مثبت و منفی پہلوؤں، صلاحیتوں اور کمزوریوں سے آگاہ

کرتی ہے۔ بالغ تعلیم میں یہ پہلو اس لیے ابھ بے تاکہ سیکھنے والا اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر ترقی کی راہ اختیار کرے۔

2. جذباتی نظم و ضبط :(*Emotional Regulation*)

اس سے مراد غصہ، خوف یا اداسی جیسے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت ہے۔

بالغ افراد اگر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں تو ان کی ذاتی اور سماجی زندگی متاثر ہو سکتی ہے۔

3. ہمدردی :(*Empathy*)

ہمدردی کا مطلب دوسروں کے احساسات کو سمجھنا اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونا ہے۔ یہ مہارت معاشرتی ہم آہنگی اور انسانی اقدار کو فروغ دیتی ہے۔

عملی اور پیشہ ورانہ نوعیت کی زندگی کی مہارتیں

یہ مہارتیں ان عملی پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہیں جن کی مدد سے فرد اپنی روزمرہ زندگی کو منظم اور پیداواری بنा سکتا ہے۔

1. وقت کے انتظام کی مہارت :(*Time Management*)

وقت کا صحیح استعمال زندگی میں کامیابی کی کنجی ہے۔ بالغ تعلیم میں یہ مہارت

خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ بالغ سیکھنے والے اپنی ملازمت، گھر اور تعلیم کے درمیان توازن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

2. مالی نظم و نسق کی مہارت (*Financial Management*)

بالغ افراد کے لیے آمدنی، خرچ اور بچت کے اصول سمجھنا لازمی ہے۔ اس مہارت کے ذریعے وہ مالی طور پر خود مختار بن سکتے ہیں۔

3. صحت و صفائی کی مہارت (*Health & Hygiene Skill*)

ذاتی صحت، غذائیت، اور صفائی کے اصولوں پر عمل کرنا زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ غیر رسمی تعلیم میں اس پہلو پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ لوگ صحت مند طرزِ زندگی اپنائیں۔

اخلاقی و روحانی نوعیت کی زندگی کی مہارتیں

یہ مہارتیں فرد کے اخلاقی رویے، روحانی شعور اور انسان دوستی سے تعلق رکھتی ہیں۔

1. اخلاقی فیصلہ سازی (*Moral Reasoning*)

فرد کو سچائی، دیانت داری، اور انصاف پر مبنی فیصلے کرنے کا شعور فراہم

کرتی ہے۔

2. ذمہ داری کا احساس (Sense of Responsibility)

بالغ سیکھنے والے کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے خاندان، معاشرے اور وطن

کے لیے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کریں۔

تعلیم بالغان میں زندگی کی مہارتؤں کی اہمیت

زندگی کی مہارتیں بالغ تعلیم کا لازمی جزو ہیں کیونکہ یہ صرف پڑھنے لکھنے تک محدود نہیں بلکہ عملی زندگی کے لیے تیار کرتی ہیں۔ یہ مہارتیں سیکھنے والے کو خود انحصاری، بہتر فیصلہ سازی، صحت مند زندگی، اور سماجی شعور عطا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ مہارتیں غربت، ناخواندگی، اور معاشرتی ناہمواریوں کے خاتمے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

نتیجہ

زندگی کی مہارتؤں کی نوعیت ہمہ گیر ہے، جو انسان کی فکری، جذباتی، سماجی، اور اخلاقی زندگی کے تمام پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے۔ غیر رسمی تعلیم کے ذریعے بالغ افراد ان مہارتؤں کو سیکھ کر اپنی زندگی کو زیادہ منظم، کامیاب اور بامقصود بنا سکتے ہیں۔ ان

مہارتون کی تربیت نہ صرف انفرادی ترقی بلکہ قومی خوشحالی کے لیے بھی ناگزیر

- ۲ -

سوال نمبر 4: پاکستانی معاشرے میں باہمی تعاون کی مہارتیوں کو فروغ دینے کے لیے

درکار اقدامات بیان کریں

تعارف

باہمی تعاون (Cooperation) انسانی معاشرت کی بنیاد ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک، ہمدردی اور تعاون کے جذبے سے سرشار نہ ہوں۔ پاکستانی معاشرہ ایک اجتماعی اور مذہبی اقدار پر مبنی معاشرہ ہے جہاں تعاون، بھائی چارہ، اور خیر سگالی کو اسلام کے بنیادی اصولوں میں شامل کیا گیا ہے۔ لیکن موجودہ دور میں سماجی ناہمواری، خود غرضی، طبقاتی تقسیم، اور عدم برداشت نے اس تعاون کے جذبے کو کمزور کر دیا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ تعلیمی، سماجی اور حکومتی سطح پر ایسے اقدامات کیے جائیں جو افراد میں باہمی تعاون کی مہارتیوں کو فروغ دیں۔

باہمی تعاون کی اہمیت

باہمی تعاون وہ قوت ہے جو افراد کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ یہ مہارت صرف ذاتی زندگی میں نہیں بلکہ قومی ترقی، سماجی ہم آہنگی، اور امن کے قیام کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ ایک باہمی تعاون پر مبنی معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں، اور اجتماعی فلاح کے

لیے کام کرتے ہیں۔ تعلیم باللغ اور غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں تعاون کی مہارتیں
کو فروع دینا معاشرتی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔

باہمی تعاون کی مہارتیں کی نوعیت

یہ مہارتیں انسان کے رویوں، سوچ، اور اجتماعی طرزِ عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان
میں شامل ہیں:

1. دوسروں کے خیالات کا احترام کرنا

2. مشترکہ مقاصد کے لیے مل کر کام کرنا

3. دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ

4. اختلافِ رائے کو برداشت کرنا

5. گروہی فیصلوں میں اشتراک

پاکستانی معاشرے میں تعاون کی موجودہ صورت حال

پاکستان میں تعاون کے رجحان میں بتدیریج کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ افراد ذاتی مفادات

کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ سماجی اداروں میں ہم آہنگی کی کمی، سیاسی تقسیم، مذہبی انتہا پسندی، اور طبقاتی تفریق نے معاشرتی اتحاد کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستانی معاشرہ اجتماعی سطح پر ایک مضبوط تعاون پر مبنی نظام قائم کرنے میں مشکلات کا شکار ہے۔

باہمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے درکار اقدامات

1. تعلیمی اداروں میں تعاون کی تربیت

باہمی تعاون کی مہارتیوں کے فروغ کی بنیاد تعلیمی نظام میں رکھنی چاہیے۔

• نصاب میں گروہی سرگرمیوں، مباحثوں، اور ٹیم ورک پر مبنی منصوبے شامل کیے جائیں۔

• طلبہ کو اشتراکِ عمل، برداشت، اور دوسروں کے احترام کی عملی تربیت دی جائے۔

• اسکولوں اور کالجوں میں "کمیونٹی سروس" کے پروگرام متعارف کرانے جائیں تاکہ طلبہ معاشرتی خدمت کے ذریعے تعاون کا جذبہ سیکھیں۔

2. غیر رسمی تعلیم اور بالغ تعليمی پروگراموں کا کردار

غیر رسمی تعلیم کے پروگراموں میں بالغ افراد کو باہمی تعاون، سماجی ہم آہنگی، اور مشترکہ مسائل کے حل کے لیے تربیت دی جا سکتی ہے۔

- بالغ تعليمی مراکز میں تعاون پر مبنی مشقیں اور عملی سرگرمیاں شامل کی جائیں۔

- خواندگی کے ساتھ سماجی تربیت کو بھی لازمی حصہ بنایا جائے تاکہ افراد اپنی

برادری میں مؤثر کردار ادا کریں۔

3. میڈیا کا مثبت کردار

میڈیا معاشرتی رجحانات کی تشكیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

- ٹیلی ویژن، ریڈیو، اور سوشل میڈیا کے ذریعے تعاون، انسان دوستی، اور قومی

وحدت کے پیغامات کو عام کیا جائے۔

- کامیاب اشتراکی منصوبوں کی مثالیں دکھا کر عوام کو باہمی تعاون کی اہمیت سے

اگاہ کیا جائے۔

- ڈراموں اور مہماں کے ذریعے باہمی اعتماد، اتحاد، اور اخلاقی اقدار کو فروغ دیا جائے۔

4. مذہبی و اخلاقی تربیت

- اسلامی تعلیمات میں تعاون، ہمدردی، اور بھائی چارے پر بہت زور دیا گیا ہے۔
- مساجد اور مذہبی اداروں کے ذریعے عوام میں "تعاون علی البر والتقوى" کا شعور اجاگر کیا جائے۔
- علمائے کرام خطبات اور دروس میں معاشرتی تعاون کے پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔
- نوجوان نسل کو سیرتِ نبوی ﷺ کے حوالے سے عملی تعاون کی مثالیں دی جائیں۔

5. سماجی تنظیموں کا کردار

- این جی اوز، فلاہی تنظیمیں، اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ ادارے معاشرے میں تعاون کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

- گاؤں اور شہروں میں اجتماعی فلاہی منصوبے جیسے صفائی، تعلیم، اور صحت کے مشترکہ پروگرام شروع کیے جائیں۔
- خواتین اور نوجوانوں کو گروبی کاموں میں شامل کر کے ان میں قیادت اور تعاون کی مہارتیں پیدا کی جائیں۔

6. حکومتی سطح پر اقدامات

- حکومت کو چاہیے کہ وہ سماجی تعاون اور شہری شمولیت کے فروغ کے لیے پالیسی سطح پر اقدامات کرے۔
- دیہی ترقی کے منصوبوں میں عوامی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔
 - مقامی حکومتوں کو فعال بنایا جائے تاکہ عوام اپنے مسائل مل کر حل کر سکیں۔
 - "سوشل کوآپریشن ٹریننگ سینٹرز" قائم کیے جائیں جہاں نوجوانوں کو اجتماعی شعور اور رضاکارانہ خدمت کی تربیت دی جائے۔

7. خاندان کا کردار

خاندان سماجی تربیت کا پہلا ادارہ ہے۔

- والدین بچوں کو باہمی احترام، مدد، اور ہمدردی کا سبق دیں۔
- گھر میں ایسا ماحول پیدا کیا جائے جہاں ہر فرد اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔
- مشترکہ خاندانی نظام میں محبت اور تعاون کی فضا برقرار رکھی جائے۔

8. رضاکارانہ خدمات (Volunteerism) کا فروغ

پاکستانی معاشرے میں رضاکارانہ خدمات کو فروغ دے کر اجتماعی تعاون کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

- نوجوانوں کو کمیونٹی سروس، تعلیم بالغان، یا ماحولیاتی منصوبوں میں شامل کیا جائے۔

- سرکاری اور نجی اداروں میں رضاکارانہ سرگرمیوں کے لیے مراعات دی جائیں۔

9. تربیتی ورکشاپ اور سیمینارز کا انعقاد

مختلف سرکاری و نجی اداروں کو چاہیے کہ وہ سماجی تعاون، ٹیم ورک، اور کمیونٹی لیڈرشپ پر تربیتی ورکشاپ منعقد کریں۔

- یہ پروگرام نہ صرف شہریوں میں شعور بیدار کریں گے بلکہ انہیں عملی طور پر اشتراکِ عمل کی تربیت بھی دیں گے۔

10. خواتین کی شمولیت

- خواتین معاشرتی تبدیلی میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔
- خواتین کو کمیونٹی منصوبوں میں شریک کیا جائے۔
- گھریلو صنعتوں، تعلیم، اور صحت کے پروگراموں میں ان کا تعاون بڑھایا جائے۔
- خواتین کی تنظیموں کے ذریعے باہمی تعاون اور اعتماد کی فضا قائم کی جا سکتی ہے۔

نتیجہ

بahlی تعاون کی مہارتیں ایک صحت مند، متحد اور ترقی یافته معاشرے کی بنیاد ہیں۔ پاکستانی معاشرے کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم، مذہب، میڈیا، اور سرکاری ادارے اجتماعی طور پر تعاون کے جذبے کو فروغ دیں۔ جب افراد ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر اجتماعی فلاح کے لیے کام کریں گے، تب ہی پاکستان ایک مضبوط، پر امن، اور بahlی احترام پر مبنی معاشرہ بن سکے گا۔ تعاون کی مہارتیں کا فروغ نہ صرف سماجی اتحاد بلکہ قومی استحکام اور ترقی کی ضمانت ہے۔

سوال نمبر 5: خواندگی کی شرح کو بہتر بنانے کے لیے پاکستان میں غیر سرکاری

تنظیموں کا کردار واضح کریں

تعارف

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں تعلیم اور خواندگی (Literacy) کا فروغ ایک بنیادی قومی ضرورت ہے۔ خواندگی کسی بھی ملک کی سماجی، معاشی اور سیاسی ترقی کا اہم ستون ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں خواندگی کی شرح ابھی تک تسلی بخش نہیں ہے۔ سرکاری سطح پر کیے گئے اقدامات کے باوجود یہ شرح عالمی معیار سے کم ہے۔ ایسے حالات میں غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) نے خواندگی بڑھانے کے میدان میں نہایت مؤثر اور عملی کردار ادا کیا ہے۔ ان تنظیموں نے حکومت کے ساتھ اشتراک اور بعض اوقات آزادانہ طور پر ملک کے دور دراز علاقوں میں تعلیمی سہولیات فراہم کر کے لاکھوں افراد کو تعلیم سے آشنا کیا ہے۔

غیر سرکاری تنظیموں کا مفہوم

غیر سرکاری تنظیمیں وہ ادارے ہیں جو حکومت کے ماتحت نہیں ہوتیں لیکن سماجی فلاح و بہبود کے مختلف منصوبوں پر کام کرتی ہیں۔ ان کا مقصد منافع حاصل کرنا نہیں بلکہ عوامی خدمت، تعلیم، صحت، انسانی حقوق اور ترقی کے دیگر شعبوں میں بہتری لانا ہوتا ہے۔ خواندگی کے میدان میں ان تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ وہ اُن بچوں، خواتین

اور بالغ افراد تک تعلیم پہنچائیں جو کسی وجہ سے رسمی تعلیمی نظام سے باہر رہ گئے
ہیں۔

پاکستان میں خواندگی کی صورت حال

پاکستان میں خواندگی کی شرح تقریباً 58 سے 60 فیصد کے درمیان ہے، جو جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک سے کم ہے۔ اس کی بڑی وجہات میں غربت، وسائل کی کمی، تعلیمی اداروں کا فقدان، خواتین کی تعلیم سے غفلت، والدین کی عدم دلچسپی، اور سماجی رویے شامل ہیں۔ ان مسائل کو کم کرنے میں غیر سرکاری تنظیموں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

غیر سرکاری تنظیموں کے کردار کے اہم پہلو

1. غیر رسمی تعلیمی مراکز کا قیام

غیر سرکاری تنظیموں نے ان علاقوں میں غیر رسمی تعلیمی مراکز قائم کیے جہاں اسکول موجود نہیں تھے یا تعلیم تک رسائی ممکن نہیں تھی۔ ان مراکز میں بالغ افراد، خواتین، اور بچوں کو بنیادی خواندگی (بڑھنا، لکھنا، اور حساب سکھانا) کی تربیت دی جاتی ہے۔

مثال:

• پاکستان ریڈ کریسنٹ، آئی آر سی، اور الف اعلان نے مختلف دیہی علاقوں میں

لٹریسی سینٹرز قائم کیے۔

• آغا خان ایجوکیشن سروس نے شمالی علاقہ جات میں جدید تعلیمی مادل متعارف

کروائے۔

2. خواتین کی خواندگی میں کردار

پاکستان میں خواتین کی تعلیم کو خاصی مشکلات درپیش ہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں نے

خواتین میں خواندگی بڑھانے پر خصوصی توجہ دی۔

• نیر ریحان فاؤنڈیشن، اور دستکاری سنٹرز کے ذریعے خواتین کو تعلیم کے ساتھ

فنی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ خود کفیل بن سکیں۔

• ان تنظیموں نے "گھر اسکول" پروگرام شروع کیے، جہاں خواتین کو اپنے گھروں

میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔

3. بالغ تعلیم کے پروگرام

غیر سرکاری تنظیموں نے بالغ خواندگی پروگراموں (Adult Literacy Programs) کے تحت ان بالغ مرد و خواتین کو تعلیم دی جو بچپن میں اسکول نہیں جا سکے۔

- پاکستان لٹریسی کمیشن (PLC) کے اشتراک سے کئی NGOs نے بالغوں کے

لیے شام کے اوقات میں کلاسز شروع کیں۔

- یہ پروگرام زیادہ تر دیہات، کچی آبادیوں اور پسماندہ علاقوں میں کامیابی سے

جاری ہیں۔

4. نصاب اور تعلیمی مواد کی تیاری

NGOs نے خواندگی کے لیے آسان، دلچسپ اور مقامی زبانوں میں نصاب تیار کیا تاکہ سیکھنے والے جلدی سمجھ سکیں۔

- ان تنظیموں نے تصویری کتابیں، سبق آموز کہانیاں، اور تصویری کارڈز کے

ذریعے تعلیم کو دلچسپ بنایا۔

- الف اعلان اور سپارک جیسی تنظیموں نے تعلیمی پالیسیوں میں اصلاحات تجویز کیں اور حکومت کو نصاب میں بہتری کے لیے تجویز دیں۔

5. اساتذہ کی تربیت (*Teacher Training*)

اساتذہ کا معیار بہتر کیے بغیر خواندگی کی شرح میں اضافہ ممکن نہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں نے اساتذہ کی تربیت کے متعدد پروگرام شروع کیے۔

- اس تربیت میں تدریسی طریقے، نصاب کی منصوبہ بندی، اور طلبہ کی نفسیاتی تربیت شامل تھی۔

The Teach For Pakistan, Idara-e-Taleem-o-Aagahi •

Citizens Foundation (TCF) نے ہزاروں اساتذہ کو تربیت دے کر تعلیم کے معیار کو بلند کیا۔

- ## 6. بچوں کو اسکول میں لانے کی مہماں
- بچوں کے اسکول چھوڑنے کی شرح پاکستان میں بہت زیادہ ہے۔ NGOs نے اس رجحان کو کم کرنے کے لیے آگاہی مہماں چلائیں۔

• "ہر بچہ اسکول میں" مہم کے ذریعے والدین کو تعلیم کی اہمیت بتائی گئی۔

• اسکولوں میں داخلہ بڑھانے **READ Foundation**, **BRAC**, **TCF** •

کے لیے دروازہ بہ دروازہ مہم چلائی۔

7. حکومت کے ساتھ اشتراک

کئی غیر سرکاری تنظیموں نے حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کیا تاکہ قومی سطح پر خواندگی کی پالیسیوں میں بہتری لائی جا سکے۔

• NGOs کے تعاون سے **UNESCO**, **UNICEF**, **USAID** •

منصوبوں میں فنڈنگ، تکنیکی معاونت، اور مشاورت فراہم کی۔

• نیشنل ایجوکیشن پالیسی کی تشکیل میں بھی ان تنظیموں کے تجربات سے فائدہ

اطھایا گیا۔

8. جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

تعلیم کے فروغ کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بھی NGOs کے نمایاں کارناموں میں شامل ہے۔

● آن لائن کلاسز، موبائل اپلیکیشنز، اور ریڈیو لٹریسی پروگراموں کے ذریعے تعلیم کو دور دراز علاقوں تک پہنچایا گیا۔

● **Ilm Exchange Platform** اور **Taleemabad App**

تعلیمی رسائی میں انقلاب برپا کیا۔

9. دیہی علاقوں میں خواندگی کے فروغ کے اقدامات

غیر سرکاری تنظیموں نے خصوصی طور پر دیہی علاقوں کو ہدف بنایا کیونکہ وہاں تعلیمی سہولتیں کم تھیں۔

● انہوں نے دیہات میں چھوٹے پیمانے کے اسکول قائم کیے۔

● کمیونٹی اسکولز کے ذریعے مقامی سطح پر تعلیم کو عام کیا گیا۔

10. سماجی شعور بیدار کرنے میں کردار

NGOs نے عوام میں یہ شعور پیدا کیا کہ تعلیم محض ذاتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ قومی ترقی کا ذریعہ ہے۔

- تعلیم کو مذہبی اور اخلاقی فریضہ کے طور پر اجاگر کیا گیا۔
- عوام میں یہ احساس پیدا کیا گیا کہ تعلیم ہی غربت، جہالت اور پسمندگی سے نجات کا راستہ ہے۔

غیر سرکاری تنظیموں کی نمایاں مثالیں

(The Citizens Foundation (TCF . 1: پاکستان بھر میں ہزاروں اسکول قائم کر کے لاکھوں بچوں کو مفت معیاری تعلیم فراہم کر رہی ہے۔

(Idara-e-Taleem-o-Aagahi (ITA . 2: خواندگی اور تعلیم نسوان کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

READ Foundation . 3: آزاد کشمیر اور شمالی علاقوں میں جدید تعلیمی ادارے قائم کیے۔

BRAC Pakistan .4: بنیادی تعلیم، خواتین کی خواندگی، اور کمیونٹی ڈیولپمنٹ

پر کام کر رہی ہے۔

SOS Village Schools .5: یتیم اور بے سہارا بچوں کو تعلیم اور رہائش فراہم

کرتے ہیں۔

درپیش مشکلات

غیر سرکاری تنظیموں کو متعدد چیانجز کا سامنا بھی ہے:

● مالی وسائل کی کمی

● دیہی علاقوں میں عوامی مزاحمت اور سماجی رکاوٹیں

● حکومتی تعاون کی کمی

● تربیت یافته عملے کی قلت

حل اور سفارشات

- حکومت کو NGOs کے ساتھ مضبوط شراکت داری قائم کرنی چاہیے۔
- تعلیمی فنڈنگ میں شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔
- خواتین اور بالغ خواندگی کے پروگراموں کو مزید وسعت دی جائے۔
- میڈیا کے ذریعے خواندگی کی مہماں کو وسیع کیا جائے۔

نتیجہ

پاکستان میں خواندگی کی شرح کو بہتر بنانے میں غیر سرکاری تنظیموں کا کردار نہایت اہم، مؤثر، اور قابل تعریف ہے۔ ان تنظیموں نے معاشرے کے اُن طبقات تک تعلیم پہنچائی جہاں سرکاری ادارے نہیں پہنچ سکے۔ اگر حکومت، عوام، اور NGOs باہمی تعاون کے ساتھ کام کریں تو ملک سے ناخواندگی کا خاتمه ممکن ہے۔ خواندگی میں اضافہ نہ صرف افراد کی زندگی بدلتا ہے بلکہ قومی ترقی، معیشت، اور سماجی استحکام کا ضامن بھی بنتا ہے۔